جناب محمد یونس میو صاحب ڈسکہ

تحقیق میں اشاریہ سازی کی اہمّیت

تحقیق میں اشاریہ سازی کی اہمیت بیان کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اشاریہ کیا ہوتا ہے ؟ کیسے تیار کیا جاتا ہے اور اس کا مقصد کیا ہوتا ہے ؟ ۔ اردو انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے :

" حروف تہجی کے اعتبار سے کسی کتاب کے مواد کی ایسی تفصیلی فہرست جس کے ذریعے کسی مضمون اور اس کی جزئیات کا بھی حوالہ مل سکے ۔ اگر کوئی مضمون ، موضوع یا نام ایک سے زیادہ مقامات پر آئے تو تمام متعلقہ صفحات کے ہر ایک ہی عنوان کے تحت دیے جاتے ہیں ۔ اس طریقے سے کسی ضخیم کتاب خصوصاً کتب حوالہ جاتی مین کسی حوالے کا تلاش کرنا آسان ہوجاتا ہے ۔ فہرست میں کتاب کے عنوانات درج کیے جاتے ہیں اس لئے یہ اشاریہ سے مختلف چیز ہے " (۱) ۔

فیروزاللغات میں اشاریہ کے درج ذیل معانی ملتے ہیں : " کسی کتاب کے مضامین کی تفصیلی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے کتاب میں کوئی مضمون ، موضوع یا نام ایک سے زیادہ مقام پر آئے تو تمام متعلقہ صفحات کے نمبر ایک ہی عنوان کے تحت دیئے جاتے ہیں ۔ (۲) ۔ حواشی ، تعلیقات اور کتابیات کی طرح اشاریہ بھی تحقیقی لوازمات میں شمار ہوتا ہے ۔ یہ ایک تکنیکی عمل ہے جس میں کتاب میں موجود تمام معلومات قاری کو مکمل طور پر فراہم کی جاتی ہیں ۔ یوں تو اشاریہ عام قارئین کیلئے بھی کام کی چیز ہے لیکن اس کا فوری فائدہ محقق حضرات ہی کو ہوتا ہے ۔ انہیں ایک ہی نظر میں پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کتاب ان کیلئے کس قدر وہ اپنے مضمون یا موضوع سے متعلق فوراً اپنے مطلب کی چیز تلاش کرلیتا ہے ۔ فہرست مضامین سے بھی کسی حد تک یہ کام لیا جاسکتا ہے ۔ لیکن اشاریہ ہمیں موضوع کے بارے میں پوری اور تفصیلی معلومات فراہم کرتا ہے اور صفحات کی نشاندہی بھی کرتا ہے ۔ مثلاً یہ کہ کوئی نام ، مقام ، کتاب ، رسالہ ، آیت ، حدیث یا قول وغیرہ کا ذکر متعلقہ کتاب کے کس کس صفحہ پر آیا ہے اور کتنی بار آیا ہے ۔ اس طرح حوالہ تلاش کرنے والا پوری کتاب کی ورق گردانی سے بچ جاتا ہے ۔ جناب عبدالرزاق قریشی اشاریہ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہیں ۔

" اشاریہ کا مقصد اشخاص ، مقامات وغیرہ کے نام گنانا نہیں ہے بلکہ ان سے متعلق کتاب میں کوئی اطلاع یا اطلاعات بہم پہنچائی گئی ہوں " (۳) ۔ اشاریہ کی مستقل اور ٹھوس قسم نہیں ہوتی بلکہ یہ کتاب کی ضخامت اور موضوعات پر منحصر ہوتا ہے ۔ اگر کوئی کتاب ضخیم ہے اور اس میں معلومات کا ذخیرہ بہت زیادہ ہے تو

اس پر کئی قسم کے اشاریے تیار کیے جاسکتے ہیں ، مثلاً " بیس بڑے مسلمان " جناب عبدالرشیدارشد کی ترتیب ہے ۔ یہ کتاب ۱۰۲۰ صفحات (۴) پر مشتمل ہے ۔ اکابرین علماء دیوبند کی مستند تاریخوں میں شمار ہوتی ہے ۔ یہ جماعت اپنے فکر وفن اور مقاصد کے اعتبار سے مربوط ترین جماعت ہے ۔ کسی ایک بزرگ کے حالات کو کتاب کے خاص مقالہ تک محدود نہیں کیا جاسکتا مثلاً مہاجر مکیؒ اور حضرت قاسم نانوتویؒ کا تذکرہ کتاب بھر میں پھیلا ہوا ہے ۔ یہ کتاب تحقیقی ماخذ میں شمار ہوتی ہے ۔ متعدد حضرات کے افکار کا نچوڑ ہے ۔ لہذا متعدد نوعیت کے بھرپور اشاریے مرتب ہوسکتے ہیں ۔ مثلاً شخصیات ، کتب ، رسائل وجرائد ، عربی اردو اشعار ، ممالک ، شہر ، مقامات، تحاریک ، ادارے ، یونیورسٹیاں ، دارالعلوم ، مدارس ، قرآنی آیات ، احادیث کے علاوہ افکار ونظریات کے اشاریہ جات کی گنجائش اس کتاب میں پائی جاتی ہے ۔

پروفیسر محمد منور ، اقبالیات کے معروف علماء میں شمار ہوتے ہیں ۔ متعدد تصانیف اقبال اکادمی پاکستان لاہور سے شائع ہوچکیں ہیں " برھان اقبال" اور ایقان اقبال" بھی آپ کی معروف کتب ہیں ۔ ہر دور کے آخر میں مفصل اشاریے ملتے ہیں ۔ غرض ہر مصنف کتاب کے مضامین اور تفصیلات کے مطابق اشاریہ سازی کرتا ہے ۔ عبدالرزاق قریشی رقمطراز ہیں : " اشاریہ کا انحصار دراصل موضوع یا مضمون کتاب پر ہے مثلاً کتاب باغبانی کے موضوع پر ہے ظاہر ہے کہ اس میں پودوں اور پھولوں کا ذکر کثرت سے ہوگا ۔ اس لئے انکا اشاریہ بنایا ہوگا ۔ کتاب میں پودوں کا ذکر کثرت سے ہوا ہے تو ان کا بھی اشاریہ بنایا جائے ۔ تاریخ کی کتاب میں اہم واقعات کا بھی اشاریہ ہوگا ۔ مختصراً یوں کہا جاسکتا ہے کہ اشاریہ کتاب کے متن کے مطابق ہونا چاہئیے ۔ جن جن چیزوں کا ذکر زیادہ ہوا ہے ان کا اشاریہ بنایا جائے " (۵) ۔

جدید تحقیق میں اشاریہ سازی کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور اس مصروف ترین دور میں جب ہر شخص عدم فرصتی کی شکایت کرتا ہے تو اسکی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے ۔ نئے محققین کیلئے یہ اور بھی زیادہ مفید ہوسکتی ہے ۔ وہ اس کی مدد سے مطلوبہ مواد تک بہ آسانی پہنچ سکتے ہیں ۔ اسی سھولت کے پیش نظر اب یہ طریق ہماری تفاسیر میں بھی رواج پارہا ہے ۔ اسکی ایک سادہ سی صورت تفہیم القرآن کی ہر جلد کے آخر میں مل سکتی ہے مثلاً جلداول کے آخر میں فہرست موضوعات کے ذیل میں "الف" کے تحت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تمام آیات ، واقعات اور معلومات کے صفحات کے نمبر ملتے ہیں (۶) ۔ ہر جلد کے آخر میں یہی صورت ملاحظہ کی جاسکتی ہے ۔ اسی فہرست کو معروف محقق ڈاکٹر خالد علوی صاحب نے منظم اور جدید اشاریہ میں بدل دیا ہے ۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایک دوسرے استاد ڈاکٹر حافظ محمداختر صاحب نے مفتی محمد شفیعؒ کی تفسیر معارف القرآن کا اشاریہ مرتب کردیا ہے ۔ خود قرآن کے مضامین کا اشاریہ جات بھی مرتب

ہورہے ہیں ۔ ڈاکٹر عبدالرشید ارشد نے صحیفہ حیات کے نام سے ایک مختصر کتاب (۷) ترتیب دی ہے اس سلسلہ کی دو عمدہ اور مفصل کوششیں ۱۹۹۶ء میں منظرعام پر آئیں ۔ " اشاریہ مضامین قرآن " (۸) کے نام سے شمس العلماء مولانا سید ممتاز علی نے مرتب کیا ہے ۔ دوسرے قدرے اور جدید کاوش " منشور قرآن " " QURANIC PRISM " ہے جس کو عبدالحکیم ملک نے تالیف کیا ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ آیات کے ساتھ اردو ترجمہ کے علاوہ انگریزی ترجمہ بھی دیا گیا ہے ۔ قرآن اور تفاسیر قرآن کے ایسے اشاریے تحقیق میں ایک نئے رجحان کا پیش خیمہ ہیں ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی مدارس سے منسوب علماء اور سکالرز بھی اپنی تحقیقات کے آخر میں کتابیات اور اشاریوں کا التزام فرمائیں ۔ اس کے علاوہ ان حضرات کیلئے ایک اور میدان بالکل خالی پڑا ہے کہ اکابرین کی تصانیف جو تیزی سے نایاب ہورہی ہیں ان کے اشاریے اور جدید ترتیب عنوانات ، حواشی وتعلیقات کی طرف توجہ دی جائے ۔ مثلاً حکیم الامتؒ کی تصانیف جن کی تعداد ایک ہزار سے (۱۰) ہے ان کا مفصل اور آسان اشاریہ تیار کیا جاتا ہے ۔ ایک اہم کام اس ضمن میں دینی رسائل وجرائد کے اشاریے مرتب کرنا ہے ۔ بلاشبہ کچھ رسائل سال کے آخری شماروں میں مضامین کی فہرست دیتے ہیں لیکن ان کو بہت زیادہ جدید اور مفید بنانے کی ضرورت ہے ۔ نیز ان تمام جلدوں کے اشارے یکجا کیے جانے چاہیں ۔ اس امر میں اقبالیات کے ماہرین ایک قدم آگے جاچکے ہیں ۔ بزم اقبال لاہور نے اپنے رسالہ " اقبال " (۱۱) کا اشاریہ (۱۲) ترتیب ہے ۔ ایک ہی نظر میں جریدے کی تاریخ ملاحظہ کی جاسکتی ہے ۔ امید کی جاتی ہے کہ ہمارے دارالعلوم اس طرف بھی کچھ نہ کچھ پیش قدمی ضرور کریں گے اور تحقیق کے شعبہ میں بھی اپنی انفرادیت قائم کریں گے ۔ (انشاء اللہ)

حواشی

(۱) اردو انسائیکلوپیڈیا ، فیروز سنز ، لاہور ، تیسرا ایڈیشن ۱۹۸۴ء ص ۸۵ (۲) فیروزالدین ، مولوی ، فیروز اللغات (اردو جامع) فیروز سنز ، لاہور ، سن ندارد ، ص : ۹۶ (۳) ایم سلطانہ بخش ، اردو میں اصول تحقیق ، مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد ، طبع دوم ۱۹۸۹ء ، جلداول ص ۲۸۱ (۴) شائع کردہ مکتبہ رشیدیہ لاہور ۱۹۸۴ء ۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۶۹ء میں لاہور میں شائع ہوئی ۔ اسی سلسلہ کی دوسری اہم کڑی ۔ " بیس مردان حق " (۲ جلدیں ۲۰۷۵ صفحات) جناب ارشد ہی کے ہاتوں مرتب ہوچکی ہے ۔ سچ تو یہ ہے کہ موصوف اپنی ذات میں ایک ادارہ کی حیثیت رکھتے ہیں ۲۶ سال سے " الرشید " نکال رہے ہیں ۔ لاہور کا اچھا جریدہ ہے اپنے " نمبروں " کی وجہ سے ھندوپاک میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے ۔ (۵) ایم سلطانہ بخش ، ڈاکٹر ، اردو میں اصول تحقیق ، مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد ، طبع دوم ، ۱۹۸۹ء جلد اول ، ص ۲۸۲ (۶) ملاحظہ فرمائیے سیدابوالاعلی مودودی کی تفسیر القرآن ، ادارہ ترجمان القرآن ، لاہور

اشاعت پنجم، ۱۹۸۵ء، ص ۲۰۹ (۷) یہ کتاب کاروان ادب، ملتان سے ۱۹۸۶ء میں اول بار شائع ہوئی۔
(۸). شائع کردہ، الفیصل ناشران وتاجران، اردو بازار، لاہور (۹). شائع کردہ عامر پبلیکیشنز، مظفرگڑھ (۱۰) تاریخ دارالعلوم دیوبند نمبر، اشاعت خصوصی ماہنامہ "الرشید" ساہیوال ۱۹۸۰ء، ص: ۱۷۳ نیز دیکھئے محمد علی چراغ کی مرتب کردہ کتاب "اکابرین تحریک پاکستان" سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۳۴۰ (۱۱) سہ ماہی پرچہ ہے۔
(۱۲) یہ اشاریہ "اختر النساء" نے مرتب کیا ہے۔ بزم اقبال، لاہور نے فروری ۱۹۹۴ء میں شائع کیا ہے۔ اس میں چار اشاریے ہیں۔ شمارہ وار اشاریہ، مصنف وار اشاریہ، موضوع وار اشاریہ اور کتب کا اشاریہ۔

بقیہ صفحہ ۲۶ کے **یروشلم میں توسیع کا اسرائیلی منصوبہ**

ادارہ عرب لیگ یا کوئی دوسرا ادارہ اسرائیل کو اس کے جارحانہ عزائم سے روک نہیں سکے گا اور حالات زیادہ خراب ہوجائیں گے۔ اسرائیل آہستہ آہستہ سے عربوں کے خلاف جارحانہ اقدامات کرکے ان کے علاقوں پر قبضہ کرتا چلا آرہا ہے بعض عسکری امور کے ماہرین کے مطابق اسرائیل کا یہ منصوبہ دراصل عربوں بالخصوص شام اور لبنان کے خلاف اسرائیل کی کسی نئی جارحیت کا پیش خیمہ ہوگا۔ وہ لبنان سے مجاہد تحریکوں اور حزب اللہ کا وجود ختم کرنا چاہتا ہے اور شام کے خلاف گولان کی پہاڑیوں کا تنازعہ اس طرح طے کرنا چاہتا ہے کہ شام یہاں سے اسرائیلی فوجیوں کی واپسی کے مطالبے سے دستبردار ہوجائے۔ عالم اسلام کو اس سارے قضیئے سے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیے کہ اسرائیل کو اس کے جارحانہ عزائم میں امریکہ کی بھرپور سرپرستی حاصل ہے اور یہ کہ مغربی طاقتیں مسلمانوں کے خلاف پوری طرح متحد ہیں اور پاکستان کے ایٹمی دھماکے نے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے خلاف سازشوں کے نئے محاذ کھول دیئے ہیں۔ یہ سازشیں اسرائیل، امریکہ، بھارت اور دوسرے مغربی ممالک کی سرپرستی اور تائید سے پھل پھول رہی ہیں۔ کوئی ایک مسلمان ملک ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا اس کے لیے مسلمانوں کی طرف سے اجتماعی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ مسلمان صرف متحد ہوکر ہی ان کا مقابلہ کرسکتے ہیں اس لئے ہر مسلمان ملک کا فرض ہے کہ وہ اپنے دفاعی استحکام کی طرف توجہ دے اسلامی کانفرنس کی تنظیم کو مسلمانوں کے افرادی اقتصادی اور مالی وسائل کو حل کرنے اور ریاست عالم اسلام کی ترقی اور فلاح کے لئے استعمال کرنے کی منصوبہ بندی کرنی چاہئیے کیونکہ کفرملت اسلامیہ کے خلاف متحد ہوچکا ہے اور عالم اسلام بھی متحد ہو کر ہی اس کا مقابلہ کرسکتا ہے۔